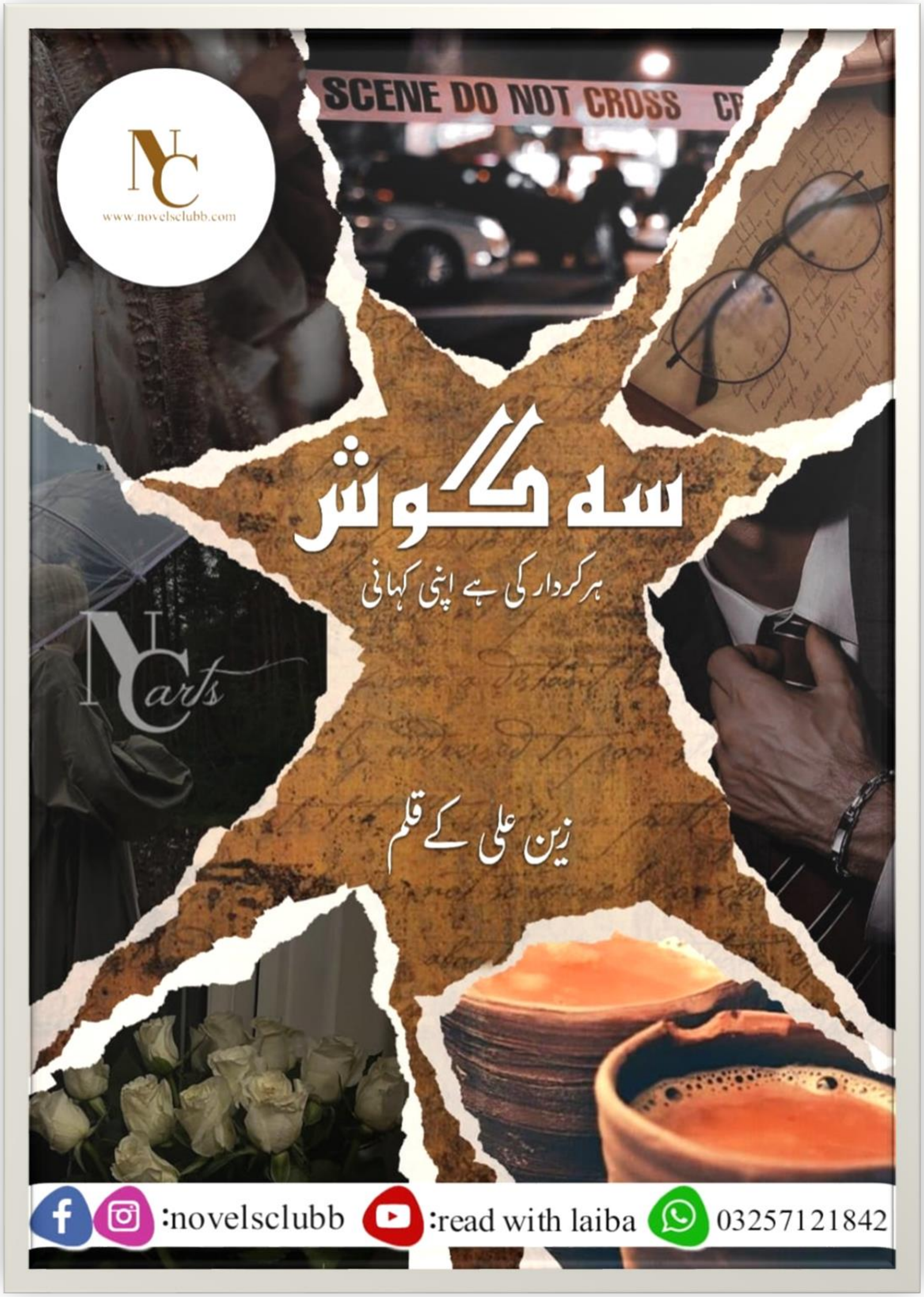
SCENE DO NOT CROSS
www.novelsclubb.com
سہ گوش
ہر کردار کی ہے اپنی کہانی
زین علی کے قلم
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سہ گوش

از قلم

زین علی

www.novelsclubb.com

سہ گوش

از قلم زین علی

قسط نمبر 11

(اگر یہ کہہ دو بغیر میرے نہیں گزارا تو میں تمہارا

یا اس پر مبنی کوئی تاثر کوئی اشارہ تو میں تمہارا)

صلومی اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔اسکے چہرے پر اداسی نمایاں تھی۔ کمیل نے میسج کا جواب نہیں دیا تھا۔امی بھی دوبار پوچھ چکی تھیں کہ کمیل سے بات ہوئی تو اس نے جھوٹ بول دیا کہ ہاں ہوئی ہے۔ کمیل اسے وہاں چھوڑ کرنا جانے خود کہاں تھا۔

اسکا دل بے چین تھا۔ناجانے کیوں کمیل اسے جواب نہیں دے رہا تھا۔

اسے بار بار کمیل کا خیال آرہا تھا۔

وہ تو اگلے دن لینے آنے والا تھا مگر یہ آنے والا دن بھی گزر چکا تھا اور رات ہو رہی تھی۔ کمیل نے کوئی کال کی تھی نہ میسج کا جواب دیا تھا۔

صلومی نے کال بھی کی مگر کمیل نے اٹھائی ہی نہ تھی۔اسکا نمبر تو چل رہا تھا مگر وہ رابطہ کر رہی نہیں رہا تھا۔

صلومی نے دوبارہ میسج کیا۔اسکی آنکھوں میں بے چینی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ دوپہر سے کئی میسج کر چکی تھی۔ رات دیر تک جب کمیل کا جواب نہ آیا تو وہ دعا کر کے سو گئی۔ نیند بھی فوراً کہاں آئی تھی۔ وہ کافی دیر سوچتی رہی تھی اور آخر نیند اس پر غالب ہو گئی۔

رات بھی کئی بار آنکھ کھلتی رہی تو اسے پہلا خیال کمیل کا آتا۔

(غرور پرور انا کا مالک کچھ اس طرح کے ہیں نام میرے

مگر قسم سے جو تم نے اک نام بھی پکارا تو میں تمہارا)

کل تنزیلہ کو ملنے کے بعد ساغر بے چین تھا۔ اس نے کیا سوچ کر یہ بات تنزیلہ کو بتائی تھی کہ اسکی سوتن زندہ ہے؟ کیا وہ یہ سوچ رہا تھا کہ یہ بات سن کر تنزیلہ طلاق لے گی اور اس سے شادی کر لے گی۔ لیکن وہ تو ساغر کو کھڑی کھوٹی سنا کر گئی تھی۔ اچھی خاصی بے عزتی کروانے کے بعد ساغر جب ماں سے ملنے گھر آیا تو ماں کافی خوش ہوئی تھیں۔

انہوں نے اس بار شادی کی کوئی بات نہ کی مگر واپس گھر آنے کا ضرور کہا تھا۔ وہ شادی کا ذکر کر کے ساغر کا دل دوبارہ خراب نہیں کرنا چاہتی تھیں۔

ساغر بھی مان گیا اور اگلے دن اپنا سامان گھر لے آیا۔ ایک ماں ہی تو تھی جو ہر غلطی، ہر لڑائی کے بعد اسے معاف کر کے سب بھول جاتی تھی۔

مائیں ہوتی ہی ایسی ہیں۔ کوئی بری بات دل میں نہیں رکھتیں، معصوم ہوتی ہیں، پیاری سی۔

مگر دنیا ایسی نہیں۔ جن سے کبھی محبت ہو وہ بھی ہماری پروا نہیں کرتے۔

www.novelsclubb.com

(تم اپنی شرطوں پر کھیل کھیلو میں جیسے چاہے لگاؤں بازی

اگر میں جیتا تو تم ہو میرے اگر میں ہارا تو میں تمہارا)

روبی شدید غصے میں تھی۔ آخر یہ کاشف خود کو سمجھتا کیا ہے۔ وہ جو بولے گا کیا وہ پاگلوں کی طرح اسکی بات مان لے گی۔ ہاں وہ اسے پسند کرتی تھی اور کہیں نہ کہیں محبت بھی کرتی تھی مگر یہ محبت اتنی بھی کوئی پر جوش نہیں تھی کہ وہ عزت نفس کو خاک میں ملا دیتی۔

وہ غصے میں تھی۔ آخر یہ کاشف خود کو سمجھتا کیا ہے۔

وہ اوپر کمرے میں آئی تو منہ ہاتھ دھو کر بیڈ کے کنارے آبیٹھی۔

اس نے ایک طرف پڑا ہوا موبائل اٹھایا اور کئی منٹ کالی سکرین کو دیکھتی رہی۔ ناجانے وہ کیا سوچ رہی تھی۔ اس نے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اے سی آن کر کے کمفرٹر میں گھس گئی۔

اسے کسی ایسے لڑکے کے لئے اپنی نیند حرام نہیں کرنی تھی جو اسکی پرواتک نہیں کرتا۔

"بھاڑ میں جاؤ۔" وہ چیخی اور کمفرٹر کو سر تک تان لیا۔

یقیناً اسکی آواز پورے گھر میں گونجی ہوگی مگر پروا کس کو ہے۔

وہ روبی تھی، بے پروا اور اپنے دل کی سننے والی۔

(تمہارا عاشق، تمہارا مخلص، تمہارا ساتھی، تمہارا اپنا

رہا نہ کوئی ان میں سے کوئی دنیا میں جب تمہارا تو میں تمہارا)

فلک سارا دن یوں ہی گھومتا رہا مگر اسکے ہاتھ کچھ نہ لگا۔ رات گیارہ بجے وہ گھر پہنچا تو شیر جان پہلے سے وہاں موجود تھا۔

شیر جان کو دیکھتے ہی فلک کو صبح والا واقعہ یاد آیا تو وہ مسکراتے ہوئے شیر جان کے سامنے بیٹھ گیا۔

شیر جان نے بوریت سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے کبھی بتایا نہیں۔" فلک شرارتی لہجے میں بولا۔

شیر جان نے بات کو نہ سمجھتے ہوئے آنکھوں سے "کیا بول رہا ہے" کا اشارہ کیا۔

"کمیٹی والی باجی۔۔۔ڈیٹ۔۔۔" فلک قہقہہ لگا کر ہنسا۔

شیر جان ایک پل کو جہاں تک وہیں رک گیا۔

"ارے وہ۔۔۔" شیر جان ہلکا سا مسکرایا۔ "وہ ایک غلط فہمی تھی۔"

موسم یک دم خوشگوار ہو گیا تھا۔

"بڑی حسین غلط فہمی تھی۔" فلک گلا پھاڑ کر ہنسا۔

مگر شیر جان سنجیدہ تھا۔

"تم سارا دن کہاں تھے؟" شیر جان نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

فلک کے قہقہوں کا شیر جان پر کوئی اثر نہ ہو تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”باہر تھا بھئی شہر دیکھ رہا تھا۔ یہ کیا تم ماؤں کی طرح پوچھ رہے ہو کہاں تھے سارا دن۔“فلک نے آخر میں اسکی نقل اتارتے ہوئے کہا۔”تم سارادن کہاں تھے۔۔۔میں باہر تھا۔۔۔“

”تم ثبوت تلاش کر رہے تھے۔ ہے نا؟“

”شیریار تم اپنا کام کرو میں اپنا کروں گا۔“فلک اتنا کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

شیر جان نے مڑ کر اسے جاتے ہوئے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

(تمہارا ہونے کے فیصلے کو میں نے اپنی قسمت پہ چھوڑتا ہوں

اگر مقدر کا کبھی کوئی ٹوٹا ستارا تو میں تمہارا)

رات گیارہ بجے تنزیلہ سنگار میز کے سامنے بیٹھی اسکن کیئر کر رہی تھی جب مرید صاحب کمرے میں داخل ہوئے۔

وہ سیدھا الماری کی طرف بڑھے اور نائٹ سوٹ نکال کر باتھ روم میں چلے گئے۔

تنزیلہ اب کوئی کریم اپنے منہ پر بڑے نازک سے انداز میں لگا رہی تھی۔

کچھ دیر بعد مرید صاحب باتھ روم سے باہر نکلے۔ انکا سر گیلا تھا۔

"میں نے منگنی کے متعلق میرب سے بات کی تھی۔ اس نے سوچنے کا وقت لیا ہے۔" وہ اپنے بال تولیے سے رگڑتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے اور تولیہ صوفے پر ایک طرف رکھ دیا۔

تنزیلہ نے ایک نظر گیلے تولیے کو دیکھا مگر کچھ بولی نہیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تو آپ نے بات کر لی۔ بہت اچھا ہوا یہ تو۔ ویسے آج اس کے ایک دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ میں نے بتایا تو آپ کو دوپہر میں۔ وہ ذرا ڈسٹرب ہے اس وجہ سے۔" وہ اپنا منہ چھوٹے سے تولیے سے صاف کر رہی تھی۔

"ہوں۔۔" اتنا کہتے ہوئے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر باہر نلکے اور سٹڈی روم میں طرف چلے گئے۔

وہ اٹھی اور مرید صاحب کا صوفے پر رکھا ٹاول اُٹھا کر باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

اسے شاور لینا تھا اور پھر سونے کی تیاری کرنی تھی۔

www.novelsclubb.com

(یہ کس پر تعویذ کر رہے ہو یہ کس کو پانے کے ہیں وظیفے

تما چھوڑو بس ایک کر لو جو استخارہ تو میں تمہارا)

ہمیں یہاں سے کہانی میں پیچھے جانا ہے۔یہ تب کی بات ہے جب للی اور آیان کی دوستی کو دو ماہ ہو چکے تھے۔

آیان نے کئی بہانے کئے تھے للی سے دوستی کرنے کے لئے جبکہ وہ آیان سے ہمیشہ دور دور ہی رہتی تھی مگر آیان نے کسی شاطر انسان کی طرح اسے دوستی کرنے پر مجبور کیا تھا۔

یہ ایک خوبصورت دن تھا۔سورج کی سنہری دھوپ ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔آسمان پر بادل نہ ہونے کے برابر تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ تیار ہو کر آفس آیا تھا۔

”للی کو میرے کمرے میں بھیجنا۔“وہ اپنی پی اے کو بولتے ہوئے اپنے آفس روم کی طرف بڑھ گیا۔

"میں بھیجتی ہوں۔" پی اے اتنا کہتی ہوئی لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔

آیان اپنے آفس کا دروازہ کھول کر اندر بڑھ گیا۔

کچھ دیر بعد للی ہلکی سی دستک دے کر اندر داخل ہوئی۔

"تم کل شام آئی کیوں نہیں۔" آیان بولا۔

للی کچھ لمحے خاموش رہی۔

آیان نے آنکھوں سے بولنے کا اشارہ کیا۔

"آیان میں اس طرح شاموں کو تم سے ملنے ہوٹلوں میں نہیں آسکتی۔ میں ایک عزت دار گھرانے سے ہوں۔ مجھے یوں لڑکوں کو ملنے کی اجازت نہیں ہے۔"

"میں تمہارا دوست ہوں۔ ہم کھانا کھاتے، کوئی فلم وغیرہ دیکھتے۔" اسکی آنکھوں میں مکاری تھی۔

"اچھا تم کھانا یہاں منگوالو۔ ہم یہاں کھالیتے ہیں۔" للی مسکرائی۔ وہ اسکی مکاری اور ارادوں کو پہلے سے جان چکی تھی۔

وہ جانتی تھی ایک لڑکا کسی لڑکی کو ہوٹل میں کیوں بلاتا ہے۔ وہ جانتی تھی آیان اسکے متعلق غلط سوچ اور ارادہ رکھتا ہے۔

آیان نے زبردستی للی سے دوستی کی تھی جسکی وجہ سے للی اس سے ذرا دور دور ہی رہتی تھی۔ آیان اسے کئی بار زبردستی کافی شاپ پر بلا چکا تھا اور للی کو آنا پڑتا کیونکہ اسے اس جاب کی شدید ضرورت تھی۔

www.novelsclubb.com

للی ایک غریب مگر عزت دار عیسائی گھرانے سے تھی۔ اس نے دن رات محنت کرکے تعلیم مکمل کی تھی اور بہت مشکل اسے جاب ملی تھی۔ اسکی سب سے بڑی مشکل اسکا عیسائی ہونا تھا۔ کوئی بھی اسے جاب پر رکھنا ہی نہیں چاہتا تھا جبکہ وہ ایک محنتی لڑکی تھی۔ اس نے کالج، یونیورسٹی کی فیسیں بھی خود ٹیوشن دے دے کر

بھری تھی۔ اسے یہ نوکری بھی بہت مشکل سے ملی تھی اس لئے وہ آیان کی من مانیاں برداشت کر رہی تھی۔

"یہاں نہیں تمہیں آج رات Bells (ہوٹل کا نام) آنا ہو گا اور میرے ساتھ شام گزارنی ہو گی۔"

للی کچھ نہ بولی۔ وہ بولتی بھی تو کیا۔

"آؤ گی نا؟" وہ محبت سے بولا۔ آیان کا لہجہ نقلی سا تھا۔

للی کئی لمحے سوچتی رہی پھر بولی۔ "اس کے بدلے مجھے کیا ملے گا؟"

آخر للی کے سودا کرنے کا فیصلہ کیا۔

"کیا چاہیے بتاؤ۔" آیان مسکرایا۔ یوں جیسے اسکی خواہش پوری ہو گئی ہو۔

"ترقی۔" للی نے ایک لفظی جواب دیا۔

"تمہیں اچھی پروموشن ملی تھی مگر یہ ایک شام کے بدلے نہیں ہو گا۔ تم تب تب ملنے آؤ گی جب جب میں ملنا چاہوں گا۔" آیان نے شرط رکھی۔

"ٹھیک ہے۔" للی پھیکا سا مسکرائی اور کمرے سے نکل آئی۔

"آئی بڑی عزت دار۔۔۔ تیری عزت لوٹنے میں مزہ آئے گا۔" وہ اپنے گھٹیا انداز میں بڑبڑایا تھا۔

وہ کئی منٹ للی اور خود کو تصور کر کے ہنستا رہا۔

شام ہوئی تو تیار آیان تیار ہو کر بیلز کے ایک شاندار کمرے کو بک کر کے وہاں پہنچ گیا۔

کچھ دیر بعد للی وہاں پہنچ گئی۔

"کھانا بعد میں کھاؤ گی یا پہلے۔۔۔" آیان ایک طرف ہونٹ کر کے مسکرایا۔

اسکی آنکھوں سے حیوانیت ٹپک رہی تھی۔

”جیسا تم کہو گے۔“

”میں پہلے تمہیں کھاؤں گا۔“مکروانداز میں اتنا کہتے ہی وہ للی کی طرف لپکا اور کسی جانور کی طرف اسے بستر پر گر کر اسے نوچنے لگا۔

اس نے للی کی عزت کو پامال کر دیا۔

داغ لگا دیا۔

مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ اس کمرے میں لگے کمرے اسکے اس گھٹیا عمل کی ویڈیو بنا چکے ہیں۔

—☆☆☆—

”میں اور پیسے چاہتا ہوں۔“

آیان نے کال اٹھائی تو سپاٹ لہجہ اسکی سماعتوں سے ٹکرایا۔

"اس مہینے کے تمہیں مل چکے ہیں۔" اس نے دو ٹوک انداز میں کہا اور کال کاٹ دی۔

چند منٹ بعد ایک دو چھوٹا سا کلپ اسے واٹس ایپ پر موصول ہوا۔

یہ اسی کمرے کی ویڈیو تھی جہاں آیان نئی نئی لڑکیوں کو لایا کرتا تھا۔

اس آدمی کے پاس آیان کی جو بیس ویڈیوز تھیں جن میں سے چار میں للی بھی موجود تھی اور دوسری ویڈیوز میں الگ الگ لڑکیاں تھیں۔

"یہ دیکھ رہے ہو۔ ایسی بہت ساری فوٹج ہے میرے پاس۔" واٹس ایپ پر کلپ کے ساتھ میسج بھی آیا تھا۔

"ایک ہی بار مانگ لو جو چاہیے اور یہ ڈاٹا میرے حوالے کرو۔"

"ملاقات کرو پھر اپنی ڈیمانڈ بتاتا ہوں۔" دوسرا میسج موضوع ہوا۔

"شام پانچ بجے ملو۔" آیان نے غصے سے میسج ٹائپ کیا اور سینڈ کر دیا۔

"مجھے پاس ورڈ مل گیا ہے تمہارے کلاؤڈ اکاؤنٹ کا۔ اب تم میرے قہر کے لئے تیار رہو۔" آیان بڑبڑایا۔

دوسری طرف سے اوکے کا میسج موصول ہوا۔

آیان مسکرایا اور کاشف کا نمبر ملانے لگا۔

کچھ دیر بیل رِنگ ہوتی رہی۔

—☆☆☆—

کاشف تیار ہو کر روبی سے ملنے آیا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی اور کاشف، صنم بیگم کے ساتھ لونگ روم میں بیٹھا چائے پی رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

”صنم خالہ مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔“وہ صنم بیگم کی طرف رخ موڑے بولا۔”میں روبی کو پسند کرتا ہوں اور وہ بھی پسند کرتی ہے۔میں اس کا ہاتھ مانگنا چاہتا ہوں۔ماما بابا کو بتانے سے پہلے میں آپ کو بتانا چاہتا تھا۔اگر آپ کو میں روبی کے لئے اچھا لگتا ہوں تو میں ماما بابا کو باقاعدہ بھیجوں گا۔“صنم بیگم نے سکون سے ساری بات سنی۔”کیش۔۔۔مجھے تم بچپن سے ہی اچھے لگتے ہو اور میں تو اس رشتے کے لئے تیار ہوں۔اگر روبی بھی تمہیں پسند کرتی ہے تو یقیناً وہ اس رشتے کو ہاں کرے۔۔۔“

www.novelsclubb.com

”کس نے کہا میں کاشف سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔“

دونوں نے مڑ کر سیڑھیوں کی طرف دیکھا۔

لمبی قمیض اور چست شلوار پہنے روبی نیچے اتر رہی تھی۔

کاشف کے فون کی گھنٹی بجی۔اس نے موبائل سائلنٹ پر لگایا۔

"روبی تم یہ کیا کہہ رہی ہو۔" کاشف چائے کا کپ ایک طرف رکھ کر کھڑا ہوا۔

"مما میں کیش کو نہ پسند کرتی ہوں نہ شادی کرنے کا کوئی ارادہ ہے۔" وہ صنم بیگم کی طرف چلی آئی۔

"کیش اب میں کیا کہوں۔" صنم بیگم نے روبی کو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"روبی کی شادی وہیں ہو گی جہاں وہ کرنا چاہے گی۔"

"خالہ مگر آپ جانتی ہیں کہ روبی مجھے پسند کرتی ہے۔اب پتا نہیں کیوں۔۔۔کس کی باتوں میں آ کر یہ انکار کر رہی ہے۔" کاشف سنجیدہ ہوا۔ "کیا یہ انکار کل رات والے واقعہ کی وجہ سے ہے؟"

"مجھے انکار یا اقرار کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں چاہیے۔ میں روبی ہوں، اپنی مرضی کی مالک۔" روبی ایک ادا سے بولی۔

www.novelsclubb.com

صنم بیگم مسکرائی۔ وہ بھی اپنی جوانی میں ایسی ہی تھیں۔

''اب تم جاسکتے ہو۔'' روبی نے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ ''ہمارا پیارا سا نیلا صدر گیٹ اس طرف ہے۔''

کاشف نے روبی اور صنم بیگم کو ایک نظر دیکھا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔

''اس اچانک انکار کی وجہ۔ تم تو اسے پسند کرتی تھی نا۔'' صنم بیگم، روبی کی طرف مڑیں۔

''کرتی تھی۔ پسند بدل جاتی ہے۔'' روبی بولی۔

''تو تمہیں کوئی اور اچھا لگنے لگا ہے اور یہ کیش کس واقعہ کی بات کر رہا تھا۔''

www.novelsclubb.com

"نہیں مما بات صرف یہ ہے کہ وہ اب اچھا نہیں لگتا۔" روبی پھیکا سا مسکرائی۔

"جب کوئی اور اچھا لگنے لگا تو آپ کو ہی بتاؤں گی پہلے۔ اور کل اس سے میری لڑائی ہوئی تھی چھوٹی سی مگر یہ انکار اس وجہ سے نہیں ہے۔"

"اچھا میری جان۔" انہوں نے پیار سے روبی کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

—☆☆☆—

کاشف غصے میں تھا۔

روبی خود اسکے پیچھے آتی تھی اور آج جب اس نے رشتے کی بات کی تو منہ پر انکار کر دیا۔ واہ بھئی روبی!

اسکے موبائل کی گھنٹی بجنے لگی۔

وہ کار میں بیٹھا اور کال اٹھالی۔ دوسری طرف آیان تھا۔

”ہاں باس بولو۔“

”تم نے پاس ورڈ لگا کر دیکھا اکاؤنٹ پر۔“ آیان کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔

”ہاں لگایا تھا اور خبر یہ ہے کہ وہ پاس ورڈ درست نہیں تھا۔“ کاشف سنجیدگی سے بولا۔ ”اسکا مطلب ہمیں اس لڑکے کو مارنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔“

”تم دو بجے آجانا۔ میں لوکیشن بھیج رہا ہوں۔“ آیان دوسری طرف شدید غصے میں تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے کال کاٹی تو آیان نے اسے ایک لوکیشن بھیج دی۔

—☆☆☆—

سلمہ (رانی کی ماں) صحن میں بیٹھی آٹا گوندھ رہی تھی۔ مریم نے آج سکول سے چھٹی کی تھی جسکی وجہ سے وہ نل کے پاس بیٹھی برتن دھو رہی تھی۔

لکڑی کے دروازے پر دستک ہوئی۔

"لنگ آ اندر نو۔" (اندر آجاؤ۔) سلمہ نے آواز لگائی۔

دروازے پر احسان تھا۔

وہ اندر چلا آیا تو مریم اپنے سر پر دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔

احسان سلمہ کی طرف چلا آیا۔

"کیسی ہو تائی۔ تایا کہاں ہے۔" وہ سلمہ کے پاس رکھی چارپائی پر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

”کیا بتاؤں پتر، رانی کے بعد اندر سے مرتی جا رہی ہوں۔“سلمہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ”جس کی جوان جہان اولادیوں بے رحمی سے ماردی جائے وہ بھلا کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے۔“

”تائی میں تیرا دکھ سمجھتا ہوں۔“

سلمہ نے ہاتھ روک کر اسے غور سے دیکھا۔

”تو کیسے سمجھتا ہے میرا دکھ۔“

”تائی جب میری ماں مری تھی نا۔ مجھے احساس ہو گیا تھا کہ جب کوئی اپنا مرتا ہے تو دل کا ایک حصہ مفلوج کر جاتا ہے۔ میرے تو دونوں حصے اب کسی کام کے نہیں رہے۔“

سلمہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

دور بیٹھی مریم کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھیں۔

"بڑی بھلی جنانی (عورت) تھی تیری ماں۔" سلمہ یاد کرتے ہوئے بولی۔

"اچھا میں چلتا ہوں تائی۔ تائے کو ہمارے کھیت کی طرف بھیج دینا۔"

احسان اٹھا اور باہر نکل آیا۔

گلی میں دور سے آتا ہوا مٹیار گل اسے دکھائی دیا۔

"سر جی گل سنو۔۔۔" احسان نے ہاتھ اونچا کر کے مٹیار کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

مٹیار گل اسکی طرف چلا آیا۔

"ہاں احسان بتاؤ۔"

"رانی کے قاتلوں کو پھانسی کب ہو گی۔" احسان بولا۔ "میں دیکھنا ہے انہیں مرتے ہوئے۔"

www.novelsclubb.com

مٹیار گل نے احسان کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔

”تو کیوں اتنا بے چین ہے۔ کیا کہانی ہے۔“مٹیار گل کو شک ہوا۔

مٹیار گل کو محبت کی بو آئی۔

”تم یہ بتاؤ کب ہو گی پھانسی۔“

”بہت جلد اور میں تمہیں بتادوں گا۔“مٹیار گل اتنا کہتا ہوا آگے بڑھ گیا مگر وہ سمجھ چکا تھا کہ رانی اور احسان کے درمیان محبت کا رشتہ تھا۔

—☆☆☆—

”جس جگہ تمہارا ایکسیڈنٹ ہوا میں اس جگہ کی تمام سی سی ٹی وی کی فوٹیج نکلوا رہا ہوں۔“چودھری سلطان صوفے پر بیٹھے تھے۔”یہ قدرتی حادثہ نہیں تھا بلکہ کسی کی سوچی سمجھی سازش تھی۔“

"بابا یہ صرف حادثہ تھا۔ میں آپ کے سامنے ہوں اور الحمدللہ ٹھیک ہوں۔" علی ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ "آپ کو بھی اتنا گہرائی سے سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

تبھی کمرے میں نرس داخل ہوئی جس کی ہاتھ میں پھولوں کا ایک خوبصورت سا گلدستہ تھا۔

"یہ آپ کے لئے کسی نے کاؤنٹر پر دیے ہیں۔" نرس نے بتایا اور علی کو پکڑا دیا۔

"کس نے؟"

"نام تو نہیں بتایا دینے والے نے۔ عینک والا لڑکا تھا۔"

(ہسپتال سے باہر نکلتے ہوئے زیب نے چہرے سے نقلی عینک اتاری۔ جہان بھی نا کبھی کبھی اسے بھی بہروپیا بنا دیتا ہے۔)

"شکریہ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

نرس باہر نکل گئی۔

گلدستے پر ایک نوٹ بھی چپکا ہوا تھا۔

"یہ thethridguy کون ہے؟"اس نے نوٹ پڑھتے ہوئے سوچا اور گلدستے کو ایک طرف رکھ دیا۔

"تم میرے بڑے بیٹے ہو اور یہ میرے دشمن جان چکے ہیں۔ میں تمہارا باپ ہوں تو مجھے وہ سب کچھ کرنے دو جس سے میرے اور اب تمہارے دشمن خاک میں مل سکیں۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے بابا مگر میں نہیں چاہتا میری وجہ سے کوئی جانی نقصان ہو۔"

"تم اس بارے میں فکر نہ کرو اور آرام کرو۔"وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولے۔

"وہ لڑکی کون تھی ویسے جو کل یہاں تھی۔"

"بابا۔۔۔وہ۔۔۔میری۔۔۔دوس"

"دوست تو نہیں تھی۔سچ سچ بتاؤ۔"چودھری سلطان نے اسے ٹوکتے ہوئے پوچھا تھا۔

"بابا میں اسے پسند کرتا ہوں۔ہماری کچھ ناراضگی چل رہی تھی مگر وہ بھی مجھے پسند کرتی ہے۔"اس نے نظریں جھکا کر سب بتا دیا۔

"تو اس میں ڈرنے والی کیا بات ہے۔جوان خون ہو تم اور لڑکی کو پسند کر لیا تو ڈرنا کیسا۔"وہ گرمجوشی سے اٹھے۔"ادھر آو میرے سینے سے لگو۔"

علی کو ہمیشہ لگتا تھا کہ اسکا باپ بہت سخت ہے مگر آج جو روپ اس نے اپنے باپ کا دیکھا تھا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اس سے بہت پیار کرتے ہیں۔وہ سخت لگتے ہیں مگر اولاد کے معاملے میں انکا دل بہت نرم ہے۔"

وہ گلے لگ کر پیچھے ہوئے تو انکی نظر گلدستے پر لگے نوٹ پر گئی۔

انہوں نے اسے اتارا اور غور سے دیکھا۔

"کس نے بھیجا ہے یہ؟" انہوں نے پوچھا اور غور سے زمان علی کو دیکھا۔

"پتا نہیں بابا۔"

سلطان صاحب نوٹ کو لے کر باہر نکل آئے۔

وہ لکھائی پہچان چکے تھے۔

—☆☆☆—

"تنزیلہ مجھے آپ کی مدد چاہیے۔" میرب تنزیلہ کے کمرے میں بنا دستک دیے گھس آئی تھی۔

تنزیلہ کو اسکی یہ حرکت پہلے بری لگتی تھی مگر اب وہ اسکی ماں بننے کی کوشش کر رہی تھی۔

عمر میں چاہے زیادہ فرق نہ تھا مگر کسی کی ماں بننا ایک احساس ہے، ایک جذبہ ہے۔ اس میں عمر کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

"بابا نے منگنی کو ختم کرنے کی بات کی تھی۔" میرب بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔

"تو تم نے کیا سوچا؟"

www.novelsclubb.com

"ایک بات بتائیں۔ آپ کو کیسے پتا تھا کہ آیان دو نمبر کاموں میں ملوث ہے۔"

"ایک مرتبہ میں نے اسے روڈ پر کسی کو پیٹتے ہوئے دیکھا تھا اور ساتھ وہ چیخ رہا تھا کہ تم نے میری ویڈیو کیسے بننے دی۔" تنزیلہ یاد کرتے ہوئے بولی۔ "اب یہ تو

مجھے نہیں پتا کیسی ویڈیو تھی، کس نے بنائی مگر میں نے یہ اندازہ لگایا کہ کسی غلط کام کی ویڈیو ہی کسی انسان کو اتنا غصہ دلا سکتی ہے۔"

"اور یہ حادثہ میری منگنی سے پہلے دیکھا آپ نے؟" میرب بولی، دکھ سے۔

"ہاں۔۔۔"

"یعنی کہ آپ کو معلوم تھا کہ دال میں کچھ کالا ہے مگر پھر بھی آپ کے بابا کو نہیں بتایا۔" میرب کو دلی دکھ ہوا۔

"تم اس وقت ہمارے سر کا درد بنی ہوئی تھی۔ جب تم نے خود کو بدلنا شروع کیا تو میں نے بھی مرید سے کہا تھا اس رشتے پر نظر ثانی کرنے کے لئے۔" تنزیلہ میرب کے پاس بیٹھ گئی۔ "جب مجھے تمہاری معصومیت کا احساس ہوا تو میں نے کوشش کی۔ میں نے ہی مرید سے تمہارے اور آیان کے رشتے کے متعلق دوبارہ سوچنے کا مشورہ دیا تاکہ وہ تم سے بات کریں اور تم یہ رشتہ توڑ دو۔"

"آپ بابا کو سچ بتا دیتیں۔" میرب بات کو سمجھ تو گئی تھی مگر اسکو دلی دکھ ہوا تھا۔

"میرے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا اور اگر میں سیدھا رشتہ ختم کرنے کی بات کرتی تو مرید کو لگتا کہ میں جان بوجھ کر ایسا کر رہی ہوں۔" تنزیلہ بولی۔ "جس طرح میں نے مشورہ دیا اور سوچنے کا کہا تو انہیں بھی لگا کہ میں مخلص ہوں جبکہ دوسری صورت میں انہیں کبھی نہ لگتا۔"

"آپ سچ میں ایک اچھی انسان ہیں۔" میرب اسکے گلے لگی۔

"تم بھی اچھی ہو میری بچی۔" تنزیلہ نے پیار سے اسکے گال کو چھوا۔

www.novelsclubb.com

"اب یہ بھی بتائیں کہ انکار کیسے کرنا ہے۔" میرب اٹھ کر کمرے میں چکر لگانے لگی۔

”اپنے بابا کو کہہ دو کہ توڑ دیں رشتہ کہ میں تو آپ کے لئے کر رہی تھی۔اب جب آپ کا دل نہیں۔۔۔“

”بابا کو میں بتادوں گی۔ آیان کو کیسے بتانا ہے۔ آئی مین مجھے اسے خود بتانا پڑے گا۔“

”اسے خود معلوم پڑ جائے گا۔“تنزیلہ نے اسکا بازو کھینچ کر اسے پاس بٹھایا۔”تم اسکی فکر نہ کرو۔ تمہارا باپ ہینڈل کر لے گا۔“

”مگر میں چاہتی ہوں یہ منگنی دونوں کی رضامندی سے ختم ہو۔“میرب بولی۔
”جتنا وہ خطرناک ہے۔ مجھے تو ڈر ہی لگ رہا ہے اس سے۔“

”ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم ہیں تمہارے ساتھ۔“تنزیلہ نے اسے تسلی دی۔

میرب مسکرائی۔”جانتی ہوں۔“

”ہم دونوں چلتے ہیں اور آیان کو انکار کر آتے ہیں۔اس سے پہلے تم مرید کو بتادو تاکہ وہ آیان کے باپ کو بتادیں۔ہنگامہ تو ہوگا مگر یہ تمہاری زندگی کا سوال ہے۔“

”میں میسج کرتی ہوں آیان کو پھر آپ کو بتاتی ہوں۔“میرب کمرے سے نکل گئی۔

تنزیلہ اٹھی اور الماری سے کپڑے نکال کر باتھ روم میں گھس گئی۔

—☆☆☆—

www.novelsclubb.com

ناشتہ کرنے کے بعد صلومی اپنے کمرے میں آگئی۔اس نے میز پر رکھا اپنا موبائل اٹھایا اور کمیل کی چیٹ کھولی۔

کمیل نے اب تک جواب نہیں دیا تھا۔

صلومی نے السلام علیکم لکھ کر میسج بھیج دیا اور جواب کا انتظار کرنے لگی۔

یوں ہی دس منٹ تک سکرین کو گھورنے کے بعد اس نے کمیل کا نمبر ملایا مگر وہ کال بھی نہیں اٹھا رہا تھا۔

وہ پریشان ہو گئی اور سوچنے لگی کہ اس صورتحال میں اسے کیا کرنا چاہیے۔ وہ ماں کو کیسے بتاتی کہ کمیل جب سے یہاں چھوڑ کر گیا ہے تب اسے اس نے کوئی رابطہ نہیں کیا۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے روبی کا نمبر ملایا۔

www.novelsclubb.com

”تم میرے گھر آ سکتی ہو؟“سلام دعا کے بعد صلومی نے پوچھا تھا۔

”خیریت ؟ کیا ہوا ہے ؟“

”تم آؤ میں بتاتی ہوں پھر۔“صلومی نے اللہ حافظ کہنے کے بعد کال کاٹ دی۔

ماں اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھیں۔ ان کی طبیعت کچھ خراب تھی۔ انہوں نے گھر میں ہی پڑی دوائی کھالی تھی اور اب اپنے کمرے میں سو رہی تھیں۔

آدھے گھنٹے بعد روبی اس کے گھر آ گئی۔ صلومی اسے لے کر اپنے کمرے میں آ گئی۔

”کمیل نہ تو میرا میسج دیکھ رہے ہیں نہ کال اٹھا رہے ہیں۔“صلومی نے پریشان تھی۔

روبی کو یہ سن کر حیرت ہوئی۔ ”تم دونوں کو کوئی جھگڑا چل رہا ہے کیا۔“

”نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ مجھے اپنی مرضی سے یہاں چھوڑ کر گئے ہیں۔ کہہ رہے تھے کوئی کام ہے۔ وہ کرنے کے بعد تمہیں لے جاؤں گا۔“

"ہو سکتا ہے ابھی وہ کام نہ ہوا ہو اور وہ مصروف ہو۔" روبی نے دلاسہ دینے والے انداز میں کہا۔

"مگر مجھے بتا تو سکتے ہیں نا۔ کم از کم میسج کا جواب تو دے سکتے ہیں۔" صلومی نے موبائل کی بند سکرین کو دیکھا۔

روبی سوچتے ہوئے بولی۔ "میں کرتی ہوں کال۔"

اس نے صلومی سے لے کر کمیل کر نمبر ملایا۔

تیسری گھنٹی پر کال اٹھالی گئی۔

اس نے موبائل صلومی کو پکڑایا۔

"السلام علیکم۔۔۔"

—☆☆☆—

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام۔۔۔"اس نے موبائل فون کان سے لگایا۔

"مجھے آپ سے ملنا ہے، کچھ ضروری بات کرنی ہے۔میں تنزیلہ کے ساتھ ملنے آنا چاہتی ہوں۔"دوسری طرف سے میرب کی آواز آیان کی سماعت سے ٹکرائی۔"

آیان آفس سے نکل رہا تھا۔

"ڈیٹ پر تمہاری سوتیلی ماں بھی آئے گی؟"آیان طنزیہ لہجے میں بولا۔

"صرف ماں کہہ سکتے ہو اور ہاں کچھ ضروری بات ہے اس لئے ہم دونوں ملنے آ رہے ہیں۔"میرب سنجیدگی سے بولی۔"اور یہ ڈیٹ نہیں ہے،ملاقات ہے۔"

"رات نو بجے مل سکتا ہوں۔"آیان اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔"

آیان گاڑی میں بیٹھا۔

دوسری طرف اپنے کمرے میں بیٹھی میرب اٹھی اور تنزیلہ کو اس کال کے متعلق بتاتے اسکے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

آخر یہ زبردستی کی منگنی بھی اب ختم ہونے والی تھی۔

—☆☆☆—

علی آنکھیں بند کئے آرام کر رہا تھا جبکہ شازیہ بیگم صوفے پر بیٹھی اپنے موبائل پر کچھ دیکھ رہی تھیں۔

ثمر اور ثمرہ بھی علی کو ملنے شہر آنا چاہتے تھے مگر شازیہ بیگم نے منع کر دیا۔ وہ خود ہی بھی شام کو واپس حویلی جا رہی تھیں۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ انکے دوسرے بچوں کو کچھ ہو۔ وہ جانتی تھیں کہ یہ انکے شوہر کی کسی دشمنی کا نتیجہ ہے۔

علی کے موبائل کی گھنٹی بجی۔

www.novelsclubb.com

"زمان علی۔۔۔جاگ رہے ہو؟"شازیہ بیگم نرمی سے آواز لگائی۔

علی شاید سو رہا تھا۔

شازیہ بیگم اٹھیں اور علی کا موبائل پکڑا۔

اسکے موبائل کی سکرین ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ایک کونے سے ٹوٹ گئی تھی۔

"ساغر کالنگ"سکرین پر نام جگمگا رہا تھا۔

شازیہ بیگم نے کال اٹھالی یہ سوچ کر کہ چلو دوست ہو گا تو علی کی طبعیت کی متعلق بتادوں گی۔

"یار علی۔۔۔ کہاں ہو۔۔۔ تم سے کچھ۔۔۔"

"بیٹا وہ ہسپتال میں ہے۔ چھوٹا سا حادثہ ہو گیا تھا۔ میں اسکی والدہ بات کر رہی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

ساغر کی تیز تیز چلتی زبان کو بریک لگی۔

"وہ سو رہا ہے۔" شازیہ بیگم نے بتایا۔

"السلام علیکم آنٹی میں ساغر ہوں۔ آپ کی حویلی بھی آیا تھا۔" ساغر ادب سے بولا۔

"کس ہسپتال میں ہے اور یہ حادثہ کیسے ہوا؟"

شازیہ بیگم نے اسے حادثے کے متعلق بتایا اور ہسپتال کا نام بھی بتا دیا۔

علی کا فون ایک طرف رکھنے کے بعد وہ واپس صوفے کی طرف چلی آئیں۔

تبھی انکے اپنے موبائل فون کی گھنٹی بجی۔

علی کی بہن مہرین یوکے سے شازیہ بیگم کو کال کر رہی تھیں۔

کچھ دیر پہلے شازیہ علی کے متعلق ہی اسے میسج پر بتا رہی تھیں۔

انہوں نے کال اٹھالی۔ مہرین اور اسکا شوہر علی کے متعلق پوچھنے لگے۔

—☆☆☆—

میرب جب تنزیلہ کے کمرے میں آئی تو وہ اپنے کمرے میں نہیں تھی۔ اس نے باتھ روم کے دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا مطلب وہ باتھ روم میں بھی نہیں تھی۔

میرب نیچے چلی آئی۔

تنزیلہ کچن میں کھڑی اپنے لئے چائے بنا رہی تھی۔

"میرب تم پیو گی۔" تنزیلہ نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو بولی۔ "جلدی بتاؤ تاکہ اسی میں تھوڑا اور دُودھ ڈال سکوں۔"

"ہاں پی لوں گی۔" میرب کاؤنٹر کی طرف آ گئی۔ "میں نے آیان سے بات کر لی ہے۔ وہ ڈنر پر ملنے کے لئے بلا رہا ہے۔"

"میرب مجھے تمہیں کچھ بتانا بھی ہے۔ ہم آیان والا قصہ ختم کر آئیں پھر میں تمہیں وہ بات بتاؤں گی جو کل سے مجھے بے چین کر رہی ہے۔" تنزیلہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ "تمہیں ہو سکتا ہے اس بات سے صدمہ لگے۔" تنزیلہ نے دودھ کا ایک ابلتی ہوئی چائے میں ڈالا۔

"ایسی باتیں کر کے آپ میرا تجسس بڑھا رہی ہیں۔" میرب پر جوش ہوئی۔ "ابھی بتا دیں۔"

"بتاؤں گی مگر یہ آیان والا قصہ ختم ہو اسکے بعد۔"

وہ ڈوئی سے دودھ کو ملا رہی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ ابھی تو مجھے اس آیان کو رشتہ ختم ہونے والی بات بتانے کا ڈر ہے۔ پتا نہیں وہ کیسے ری ایکٹ کرے گا۔" میرب سوچتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"فکر نہ کرو۔" تنزیلہ بولی۔

"اگر اسکی male ego ہرٹ ہو گئی تو۔" میرب سچ میں پریشان تھی۔ "آئے دن خبروں میں سننے کو ملتا ہے کہ مردانہ انا کی وجہ سے شوہر نے بیوی کا قتل کر دیا، بوائے فرینڈ نے گرل فرینڈ کو مار دیا، منگیتر نے منگنی توڑنے پر لڑکی کا قتل کر دیا۔ میں تو اسی وجہ سے پریشان ہوں کہ کہیں یہ آیان بھی کچھ ایسا نہ کر گزرے۔"

"اسکی اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ میرب مرید کو ہاتھ بھی لگا سکے۔" تنزیلہ عزم سے کہتی ہوئی کپوں میں چائے ڈالنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اور آپ بھی تو ہیں میرے ساتھ۔" میرب پھیکا سا مسکرائی اور اپنا کپ اٹھا کر لونگ روم میں رکھے صوفے کی طرف آ گئی۔

تنزیلہ بھی برتن سنک میں ڈال کر اسی طرف آ گئی۔

”میں نے کبھی آپ سے پوچھا نہیں مگر آپ نے بابا سے شادی کیوں کی۔ وہ تو آپ سے کافی بڑے ہیں۔“

”جو قسمت میں تھا ہو گیا۔“تنزیلہ کو بے اختیار ساغر کا خیال آیا تھا۔”کبھی کبھی ہم جو سوچتے ہیں وہ ہوتا نہیں اور جو وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا وہ ہوتا چلا جاتا ہے۔“تنزیلہ نے کپ کو لبوں کے قریب کیا۔

بھاپ اڑ رہی تھی۔ اس نے ہلکی سے پھونک ماری اور چھوٹا سا سپ لیا۔

”اور ہو سکتا ہے اب مجھے یہاں سے جانا پڑے۔“

www.novelsclubb.com

میرب کا ہاتھ لبوں تک جاتے جاتے رکا۔”اور اس بات سے آپ کا کیا مطلب ہے؟“

"بتاؤں گی۔" تنزیلہ نے ریموٹ سے ایل سی ڈی چلادی۔ کسی چینل پر کوئی ڈرامہ چل رہا تھا جس میں اداکار اپنی محبوبہ کی گردن دبا کر اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

آج کل کے ہر ڈرامہ کی طرح یہ ڈرامہ بھی مار پیٹ اور فحش مواد کو پروموٹ کر رہا تھا جبکہ ڈرامے تو کسی برائی یا خامی کے متعلق خبردار کرنے کے لئے بننے چاہئیں۔

—☆☆☆—

پولیس اسٹیشن کے انکوائری روم میں اس وقت سرد سا ماحول تھا۔ کمرے میں اندھیرا تھا اور صرف ایک بلب روشن تھا جو کہ میز کے اوپر لٹک رہا تھا۔

کمرے کے بالکل درمیان ایک میز تھا اور آمنے سامنے دو کرسیاں تھیں۔

www.novelsclubb.com

ایک کرسی پر شیر جان بیٹھا تھا۔ شیر جان کے پیچھے کرسی پر کوئی بیٹھا ہو تو شیر جان کے آگے کون ہے یہ دکھائی نہ دے گا۔

وہ اس اسٹیشن کا سب سے لمبا، چوڑا اور تگڑا انسپکٹر تھا۔

ایک کرسی پر شیر جان بیٹھا تھا اور سامنے والی کرسی پر شاہینہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"اپنی فیملی کے متعلق بتاؤ۔" شیر جان آگے ہو کر بولا۔

شیر جان نے اپنے موبائل کی ریکارڈنگ آن کی۔

شیر جان کے لہجے اور چہرے پر سنجیدگی تھی۔

وہ فلک سے مختلف تھا۔ جہاں فلک نرمی سے بات کرنا پسند کرتا تھا وہیں فلک بہت سخت لہجے میں بات کیا کرتا تھا۔

”میرے والدین حادثے میں چل بسے۔ میں تین سال کی تھی تب۔ وہ مر گئے، مجھے تنہا چھوڑ دیا۔“شاہینہ کے لہجے میں تلخی تھی۔”مجھے میری پھوپھی کے گھر بھیج دیا گیا۔ وہاں بھی تین افراد تھے ہماری فیملی کی ہی طرح۔ پھوپھی انکا شوہر اور انکا ایک بیٹا جو مجھ سے دو سال بڑا تھا۔“وہ ایک لمحے کو رکی۔”وہ لوگ مجھ سے ذرا بھی اچھا سلوک نہیں کرتے تھے۔“

”میں مل چکا ہوں اس خاتون سے۔ وہ بے چاری تو بہت رو رہی تھی اور تمہیں بھی اس نے کچھ برا بھلا نہیں کہا جبکہ ہم نے انہیں بتایا ہے الزام اور شک ابھی صرف تم پر ہے۔“شیر جان نے بتایا۔

”وہ عورت بہت چالاک ہے۔ وہ تو بچیوں کو فروخت کرنے کا کام بھی کیا کرتی تھی۔ مجھے یاد ہے جب میں دس سال کی تھی تو ایک امیر عورت ہمارے گھر آئی تھی مجھے دیکھنے۔ وہ مجھے اپنے شوہر کے لئے خرید نا چاہتی تھی۔“شاہینہ نے ایک

نظر شیر جان کو دیکھا۔ "آپ کو تو پتا ہو گا یہ امیر لوگ کیسے ہوتے ہیں۔ بیویاں خود شوہروں کو عورتیں لا کر دیتی ہیں تاکہ انکے شوہر ان سے دور رہیں۔"

"تو کیا تمہیں فروخت کر دیا گیا؟"

"نہیں اس عورت کو جوان لڑکی چاہیے تھی جبکہ میں دس سالہ معصوم بچی تھی۔ مگر وہ معصوم بچی یہ سمجھ چکی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔"

"تم اس گھر سے نکلی کیسے؟"

"درمیان کی کہانی کو رہنے دیں؟ اسی حصے میں تو اس فیملی کے راز تھے۔"

شیر جان پیچھے ہوا اور ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ "جب وہ عورت گئی اسکے بعد کیا ہوا۔"

"دراصل ماں بابا کے مرنے کے بعد میں اپنی پھوپھی سے پہلی مرتبہ ملی تھی۔ مجھے تو یہ بھی شک ہوتا ہے کہ میرے سگے رشتے داروں نے ہی پھوپھی کو مجھے فروخت

کیا ہو گا۔ میں نے اس عورت کو نہ پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ ملی تھی۔ اچانک ہی میرے والدین مرے اور اسکے بعد آناً فاناً مجھے اس خاتون کے گھر بھیج دیا گیا۔ یہاں آئی تو یہ میرا دھیان ہی نہیں رکھتے تھے۔ مجھے توجہ کی ضرورت تھی مگر وہ اس فیملی سے مجھے کبھی نہ ملی۔ کچھ بڑی ہوئی تو سمجھ آنے لگی کہ میں کہاں ہوں اور ان سے میرا رشتہ کیا ہے۔" شاہینہ سانس لینے کو رکی۔ "پھوپھی کا شوہر جسے میں انکل کہا کرتی تھی۔ وہ بھی بہت گھٹیا انسان تھا۔ ہر وقت نشہ، تمباکو اور شراب پیتا رہتا تھا۔ اس آدمی سے تو اسکی بیوی یعنی کہ پھوپھی خود تک اکتائے ہوئے تھی۔"

www.novelsclubb.com

شاہینہ اتنا بول کر چپ ہو گئی اور شیر جان کو دیکھنے لگی یوں جیسے یہ سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو کہ وہ یہ سب مان رہا ہے یا نہیں۔

"بولتی رہو۔" شیر جان سپاٹ لہجے میں بولا۔

"گھر کے سارے کام، برتن دھونا، کپڑے اور گھر صاف کرنا۔ تھوڑی بڑی ہوئی تو میں نے سکول جانے کی ضد کی۔ پھوپھی نے سکول تو بھیج دیا مگر پرانی کتابیں اور پرانا یونیفارم لے کر دیا۔ سکول سے آنے کے بعد سارے گھر کے کام بھی کرواتی۔

میں بیس برس کی ہوئی تو میں گھر کا ہر کام سیکھ چکی تھی۔ اس دوران میں نے غور کیا کہ پھوپھی موبائل فون پر مختلف لوگوں سے ڈیلز کرتی تھی۔ میں نے کئی بار ایسی کالز سننے کی کوشش کی مگر کبھی کوئی پکا ثبوت نہیں ملا۔

پھوپھی کا بیٹا بھی بہت مغرور تھا۔ میں نے کئی بار اسے الگ الگ لڑکیوں کے ساتھ گھومتے دیکھا۔ وہ محلے میں بدنام تھا۔ ایک بار سیدوں کی لڑکی کو چھیڑتے ہوئے اسے خوب مار پڑی تھی مگر وہ پھر بھی نہیں رکا۔ ہر آتی جاتی لڑکی کو چھیڑتا اور اسکی کئی گرل فرینڈز تھیں۔"

”تمہارا پھوپھی زاد یعنی خلید احمد، تمہارے ساتھ آدھ ننگا ایک کمرے میں مرا ہوا ملا۔ کیسے؟“

”میں ہاسٹل کے کمرے میں۔۔۔“

”تمہاری دوست بھی آرہی ہے۔ تم اپنے حصے کا سچ بول دو ورنہ تمہاری دوست سے تو میں سچ اگلوا ہی لوں گا۔“

”اچھا تم اپنے کزن کے متعلق بتاؤ۔“شیر جان بولا۔

”اس کیس کا حل تمہارے ماضی میں ہی ہے محترمہ۔“اس نے دل میں ہی سوچا اور ہلکا سا مسکرایا۔

"وہ پڑھائی وغیرہ نہیں کرتا تھا۔ میں نے کالج میں داخلہ لیا۔ ایک دن پھوپھی اور انکل گھر نہیں تھے۔ میں کالج سے واپس آئی اور اپنے چھوٹے سے کمرے میں آ گئی۔ میں منہ ہاتھ دھو کر اپنی چارپائی لیٹ گئی۔

اچانک باہری دروازہ دھڑام سے کھلا۔ میں نے ذرا سا اٹھ کر کھڑکی سے دیکھا۔ خلید ڈگمگاتا ہوا کچن کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس نے کولر سے پانی پیا تو اسکی نظر مجھ پر پڑ گئی۔ میں نے تیزی سے دروازہ بند کیا۔ وہ جنگلی جانور کی طرح میرے دروازے کو پیٹنے لگا۔ میں سہم کر اندر بیٹھی تھی۔ میری چھٹی حس مجھے بتا رہی تھی کہ اس جنگلی کا کیا ارادہ ہے۔ وہ کئی منٹ دروازہ پیٹنے کے بعد باہر نکل گیا۔

کچھ دن بعد میں برآمدے میں کام کر رہی تھی تو خلید نے میرا دوپٹہ کھینچ دیا۔ یہ سب پھوپھی بھی دیکھ رہی مگر انہوں نے اپنے بیٹے کو کچھ نہ کہا۔ وہ اپنی ماں کو پاس کھڑے دیکھ کر باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

پھوپھی میرے پاس آئی اور میرے منہ پر ایک تھپڑ لگا کر کہا۔ ”اپنی جوانی قابو میں رکھ ورنہ میرا بیٹا بے قابو ہو جائے گا۔“

کمرے کا دروازہ کھلا اور ماریہ (شیر جان کی ٹیم ممبر) اندر داخل ہوئی۔

”شیر جان سر ملزمہ کی دوست اور پھوپھی دونوں یہاں پہنچ چکی ہیں۔“ ماریہ اتنا کہہ کر باہر نکل گئی۔

”میری واپسی کا انتظار کریں۔ آپ تو یہیں ہیں ابھی۔ مجھے انکے بیان ریکارڈ کرنے ہیں۔“ شیر جان نے ریکارڈنگ بند کی اور اپنا موبائل اٹھا کر اٹھ کر باہر نکل آیا۔

www.novelsclubb.com

باہر ایک موٹی سی عورت سوجی آنکھیں لئے بیٹھی تھی۔ اسکے بال بھی الجھے ہوئے تھے۔

”سریہ ملزمہ کی پھوپھی ہیں اور یہ ملزمہ کی دوست۔“ماریہ نے بتایا اور ایک طرف نکل گئی۔

موٹی پھوپھی کے پیچھے ایک لڑکی بیٹھی تھی جو کہ شاہینہ کی ہم عمر تھی۔

وہ بھی شیر جان کو دیکھتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

”کچھ پتا چلا۔۔۔کون ہے قاتل۔۔۔کیا وہ شاہینہ ہے؟“موٹی عورت روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

”آپ میرے ساتھ چلیں۔“شیر جان نے موٹی عورت کو کہا اور پھر لڑکی کی طرف رخ کر کے بولا۔”آپ یہاں انتظار کریں۔آپ کو کچھ دیر تک بلاتا ہوں۔“

لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا۔

شیر جان ایک طرف بڑھ گیا۔موٹی عورت آنسو پونچھتی ہوئی اسکے پیچھے چل دی۔

یہ لنچ روم تھا جو اس وقت خالی تھا۔یہاں کئی میز کرسیاں لگی ہوئی تھیں۔

شیر جان ایک میز کی طرف بڑھ گیا اور کرسی کھسکا کر بیٹھ گیا۔

شیر جان نے آفس بوائے کو اشارہ کیا تو لڑکے نے دو گلاس اور پانی کا جگ پلاسٹک کی میز پر رکھ دیا۔

”بیٹھیں۔“شیر جان نے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

موٹی عورت سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

”آپ کا بیٹے کا قتل ہوا ہے اور میں چاہتا ہوں آپ میرے ہر سوال کا سچ سچ جواب دیں۔ آپ کی بھتیجی شاہینہ نے آپ پر کچھ سنگین الزامات لگائے ہیں اور اب وہ میں سب باری باری آپ سے پوچھوں گا۔اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ ہو انصاف ملے تو سچ بولیے گا۔“اس نے موبائل پر ریکارڈنگ آن کی۔

"میں ہر سوال کا جواب سچ بول کر ہی دوں گی۔" موٹی عورت تیزی سے بولی۔

"مجھے انصاف چاہیے۔"

"آپ کا نام کیا ہے اور آپ کا اپنے بیٹے سے رشتہ کیسا تھا۔" شیر جان نے جیب سے اپنی ننھی سی نوٹ بک نکالی اور پین بھی نکال کر ایک طرف رکھا۔

"میرا نام شہلا احمد ہے۔" ایک پل کو رکی۔ "میرا ایک ہی بیٹا ہے۔۔۔ تھا۔۔۔ خلید اور میں اس سے محبت کرتی تھی۔ وہ میرا لاڈلہ تھا اور مجھ سے بہت پیار کرتا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"اس کے کردار پر ملزمہ نے یہ الزام لگایا ہے کہ وہ ہلکا بندہ تھا۔ اسکا کردار خراب تھا۔"

شہلا خاموش رہی یوں جیسے یہ سچ ہو۔

”دیکھیں میرے پاس اس خاموشی کے لئے وقت نہیں ہے۔ آپ کو انصاف چاہیے تو سب سچ بتا دیں۔“شیر جان نے اسکا نام نوٹ بک پر لکھتے ہوئے کہا۔”اگر خاموش ہی رہنا ہے تو آپ جا سکتی ہیں۔“

شیر جان اٹھنے لگا تو شہلا بولی۔”رکیں۔“

”بولیں۔“

”جوان خون تھا۔ایک بار دل لگی کرتا ہوا مار کھا کر گھر آیا تھا۔اس کے علاوہ ایک بار شاہینہ کا دوپٹہ کھینچ دیا تھا۔جوان لڑکے اتنا تو کرتے ہی ہیں جوانی کے جوش میں۔“

”میں بھی جوان ہوں مگر میں نے تو کبھی کسی کا دوپٹہ نہیں کھینچا۔شاہینہ آپ کے بیٹے کی بہن کی جگہ تھی مگر آپ نے اسکی تربیت کبھی کی ہی نہیں اور اب اسکی غلطیوں پر جواز بنا رہی ہیں۔“

شہلا شرمندہ تھی۔

"اور آپ کا شوہر وہ کیا کرتا ہے؟"

"وہ کمینہ تو صرف نشے کرتا ہے۔ سارا دن نشہ کر کے پڑا رہتا ہے۔ اس نے تو شادی کے دوسرے دن ہی نشہ کرتے ہوئے مجھے اپنا اصلی روپ دکھادیا تھا۔" اس نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"اور پھر آپ نے گھر کیسے چلایا؟"

"گھر کا کیا تھا چل ہی جاتا ہے۔"

"چل نہیں جاتا چلانا پڑتا ہے اور آپ یہ بتائیں کہ آپ نے کیسے چلایا؟" شیر جان نے نوٹ بک میں کچھ لکھا۔

www.novelsclubb.com

"میری شادی پر میرے والدین نے کچھ زیور ڈالا تھا مجھے۔ جب مجھے پتا چلا کہ میرا شوہر نکما ہے تو میں نے وہ زیور ساس کے مشورے پر فروخت کر ایک کپڑے کی دکان پر پیسے لگا دیے۔ دکان پر کچھ مال میرا تھا۔ اسی زیور نے آج تک زندہ رکھا ہوا ہے۔ کام بڑھتا گیا اور اب اللہ کا شکر ہے اچھی گزر رہی ہے۔" شہلا بولی۔

"پیسے گھر آجاتے ہیں ہر ماہ اس لئے زیادہ ذلیل بھی نہیں ہونا پڑا۔"

"شاہینہ نے آپ پر لڑکیاں فروخت کرنے کا الزام لگایا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ آپ اسے بھی فروخت کرنا چاہتی تھیں اور کالز پر اکثر لڑکیوں کا ذکر کرتی تھیں۔"

شیر جان نے تو جیسے شہلا کے سر پر بمب پھوڑ دیا تھا۔

شہلا یک دم کھڑی ہوئی۔ "یہ سراسر جھوٹ ہے۔ میں ایسے گھٹیا کام نہیں کرتی۔"

"تو وہ عورت کون تھی جو شاہینہ کو دیکھنے آئی تھی۔" شیر جان نے اسے ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"وہ عورت شاہینہ کو خریدنے نہیں۔۔۔اس عورت کو گھر کا چھوٹا موٹا کام کرنے کے لئے لڑکی کی ضرورت تھی۔ میں نے سوچا اسے وہاں ملازمہ دلوا دوں گی تو وہ پڑھ بھی لے گی مگر اس عورت کو وہ کم عمر لگی۔۔۔"شہلا کی باقی بات منہ میں ہی رہ گئی۔

"جو کہ وہ تھی اور شہلا میڈم بچوں سے نوکری کروانا بھی جرم ہے۔ آپ اس وقت اچھا خاصا پیسہ کما رہی تھیں مگر ایک معصوم بچی آپ کے لئے بوجھ تھی۔"شیر جان تلخی سے بولا۔

"ایسی کوئی بات۔۔۔"شہلا شرمندہ ہوئی۔

"ایسی ہی بات ہے۔"شیر جان بولا۔"شاہینہ نے بتایا وہ آپ سے پہلی بار تب ملی جب آپ کا بھائی اور اسکا باپ مرا۔"

”میری شادی ایک ایسے انسان سے کروادی گئی تھی جو کسی کام کا نہ تھا۔ میں نے اس وجہ سے اپنے بھائیوں اور والدین سے تعلق ختم کر دیا۔ بھائی کی وفات پر میں نے باقی سب سے رشتہ ٹھیک کرنے کے لئے شاہینہ کو اپنے گھر لے جانے کی بات کی۔ شاہینہ کا بوجھ پہلے ہی کوئی بھی اٹھانا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے بات کی تو سب فوراً راضی ہو گئے اور اسے میرے ساتھ بھیج دیا۔ اسکے بعد بھی دوسرے بھائیوں سے تعلق ٹھیک نہ ہو سکا۔“

—☆☆☆—

www.novelsclubb.com

چودھری سلطان اپنے دوست کے گھر آیا تھا جو شہر کے ہر بڑے بندے سے واقف تھا۔

”اسے تو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ مگر یہ تصویر کافی پرانی لگتی ہے۔“

چودھری سلطان نے جب اپنے دوست کو جہان کی تصویر دکھائی تو وہ فوراً پہنچان گیا۔

"یہ اس شہر کا ایک خطرناک آدمی ہے۔ اسے بہت کم لوگ جانتے ہیں مگر یہ سب کو جانتا ہے۔" چودھری کا دوست تصویر کو دیکھتے ہوئے بتا رہا تھا۔ "امیر زادے اس سے ڈیجیٹل اور فیلڈ جاسوسی کرواتے ہیں۔"

"اور یہ ملے گا کہاں؟" چودھری سلطان نے موبائل پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔

"پوچھ سکتا ہوں، تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟"

www.novelsclubb.com

"پھر کبھی بتاؤں گا۔" چودھری سلطان نے پانی کا گلاس پکڑا اور لبوں سے لگایا۔

"عاکفس کے نام سے شہر کے بالکل بیچوں بیچ ایک بلڈنگ ہے۔ یہ وہیں ملے گا۔"

"میں چلتا ہوں پھر ملاقات کرنے آؤں گا۔" چودھری سلطان اٹھا تو ساتھ ہی اسکا دوست بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

—☆☆☆—

مون کیفے کا دروازہ کھلا اور آیان اندر داخل ہوا۔ دور کھڑے سیم کا دھیان دروازے پر ہی تھا۔

اس نے اپنا موبائل جیب سے نکالا اور گیلری کھول کر تصویریں سکرول کرنے لگا۔ ایک تصویر پر اسکی انگلی رکیں۔

یہ آیان کی تصویر تھی۔

سیم نے ایک نظر آیان کو دیکھا جو ایک خالی میز کی طرف بڑھ رہا تھا۔

سیم نے ایک نمبر کھولا اور "وہ یہاں ہے" لکھ کر میسج بھیج دیا۔

www.novelsclubb.com

آیان بار بار گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا۔

سیم پین اور نوٹ پیڈ پکڑ کر آیان کی طرف چلا آیا۔

"سر۔۔۔" سیم کا باقی جملہ منہ میں ہی رہ گیا۔

"میں کسی کا انتظار کر رہا ہوں۔ جب تمہیں میرے میز پر ایک اور لڑکا دکھائی دے تو دو کپ کافی کے لے آنا۔" آیان نے اسکا جملہ کاٹ کر جیسے حکم دیا تھا۔

"اوکے سر۔" سیم منہ بنا کر کاؤنٹر کی طرف واپس آ گیا۔

"وہ کسی کا ویٹ کر رہا ہے۔" سیم نے اسی نمبر پر دوسرا میسج کیا۔

نمبر "نیو باس" نام سے سیو تھا۔

سیم نے فون کو جیب میں ڈالا۔

www.novelsclubb.com

"نئی مصیبت میں ڈال دیا مجھے۔" سیم نے دروازے کی طرف ایک نظر دیکھتے ہوئے خود سے ہی کہا۔

کچھ منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک لڑکا اندر داخل ہوا۔ وہ کالی ہڈی پہنے ہوئے تھا اور اسکا چہرہ بھی کالے بڑے سن گلاسز کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔

سیم نے اسے آیان کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو غور کر کے پہچاننے کی کوشش کی۔

لڑکا آیان کے سامنے بیٹھا اور ہڈی اتار کر پیچھے کی طرف پھینک دی۔

سیم موبائل سے تصویریں دیکھنے لگا۔ ہر تصویر کے اوپر نام بھی لکھا ہوا تھا۔

"آیان سے ملنے کاشف آیا ہے۔ میں ان کی باتیں سننے کی کوشش کرتا ہوں۔" سیم نے میسج نیو باس کو بھیج دیا اور کافی بنانے لگا۔

اسکا ایک کان انکی طرف ہی تھا مگر وہ دور تھے تو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

سیم نے جلدی سے کافی تیار کی اور آیان والے میز کی طرف آ گیا۔

وہ سستی سے انکے کپ انکے سامنے رکھ رہا تھا اور ساتھ ہی انکی باتیں سن رہا تھا۔

آیان، کاشف کو غلط پاس ورڈ حاصل کرنے پر ڈانٹ رہا تھا۔

"اب رکھ بھی دو۔" کاشف نے غصہ سیم پر اتارا تو سیم جلدی سے کپ رکھ کر پاس والی میز کو صاف کرنے لگا۔

اس نے موبائل کی ریکارڈنگ آن کر دی۔

آیان اور کاشف جو بھی بات کر رہے تھے وہ سب ریکارڈ ہونے لگی۔

یہ ریکارڈنگ سیم اب نیو باس کو بھیج دے گا۔

اسکے بعد اسکا کام ختم۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سیم دس منٹ سستی سے میز اور کرسیاں صاف کرتا تھا۔ آیان اور کاشف اپنے کسی مسئلے میں الجھے ہوئے تھے۔

آیان کے آخری جملے سے سیم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔

وہ جلدی سے واش روم کی طرف بھاگا۔

ایک واش بیسن کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے ساری ریکارڈنگ نیو باس کو بھیج دی۔

"وہ دونوں کسی کا قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ کیا میں پولیس کو کال کروں؟" اس نے نیو باس کو میسج کیا۔

"نہیں۔۔۔ تمہارا کام ختم یہاں، باقی میں دیکھ لوں گا۔" نیو باس کا رپلائی آیا تو اس نے سکھ کا سانس لیا اور منہ دھو کر باہر نکل آیا۔

آخر سیم کس کے لئے کام کر رہا تھا؟

—☆☆☆—

شہلا کے ماتھے پر پسینہ چمک رہا تھا۔

"شاہینہ نے آپ کا گھر چھوڑ دیا تھا۔ اسکی وجہ کیا بنی؟"

"مجھے نہیں پتا وہ یوں ہی ایک رات گھر سے نکل گئی جبکہ میں نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی۔ وہ صرف ایک ہی بات کر رہی تھی۔ مجھے نہیں رہنا یہاں۔ مجھے نہیں رہنا یہاں۔ تو میں نے اسے جانے دیا۔ میں کر بھی کیا سکتی تھی۔"

"تم اسے روک سکتی تھی۔"

"کوشش کی تھی۔"

شیر جان کچھ لمحے خاموش رہا۔

"اپنا موبائل فون ہمارے حوالے کر دیں۔" شیر جان نے کہا۔ "آپ کے بیانات کے مطابق ہم آپ کا فون چیک کریں گے۔ آپ کی کالز کی ریکارڈنگ سنیں گے۔"

شہلا نے اپنے چھوٹے سے ہینڈ بیگ سے اپنا موبائل فون نکال کر میز پر رکھ دیا۔

"باہر بیٹھی لڑکی کو اندر بھیج دیں اور آپ گھر جا سکتی ہیں۔ ہماری اجازت کے بنا آپ شہر کو چھوڑ کر نہیں جا سکتیں۔"

www.novelsclubb.com

شہلا اثبات میں سر ہلاتی ہوئی باہر نکل گئی۔

کچھ منٹ بعد شاہینہ کی دوست اسے آتی ہوئی دکھائی تھی۔

شیر جان نے اسے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"اپنا نام اور ملزم سے اپنا رشتہ بتائیں۔"

لڑکی کچھ لمحے خاموش رہی یوں جیسے ڈر رہی ہو۔

"میں منال ہوں اور شاہینہ کی دوست ہوں۔"

"کب سے وہ دوست۔" شیر جان نے فوراً اگلا سوال کیا۔

"کالج میں ہماری دوستی ہوئی تھی۔"

"شاہینہ پر قتل کا الزام ہے۔ ان کے بیان کے مطابق قتل والی رات وہ آپ کے ساتھ تھی۔ جب اسے ہوش آیا تو وہ ہوٹل کے ایک کمرے میں تھی جہاں اسکا کزن آدھ ننگا مرا ہوا اسے ملا۔" شیر جان بولا۔ "ملزمہ کے بیان کے مطابق اسے اچانک نیند آئی تھی اور بعد میں اس نے خود کو ایک انجان کمرے میں پایا۔"

"نیند تو سب کو آتی ہے۔"منال جو نظریں جھکائیں سن رہی تھی یک دم منہ اٹھا کر بولی۔

"زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش نہ کریں۔ میرے سامنے کوئی اپنی یہ ہوشیاری یا چالاکی نہیں دکھاپاتا۔"شیر جان دانت پیس کر بولا۔"اسے نیند نہیں آئی تھی بلکہ اسے بے ہوش کیا گیا تھا۔"

"یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں۔"

"جب اسے یہاں لایا گیا تو اسکا مکمل طور پر معائنہ کیا گیا تھا۔جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ بے ہوش کی گئی تھی۔اب اس نے خود ایسا کیا یا آپ نے، یہ آپ بتائیں۔"شیر جان تحمل سے بول رہا تھا،بالکل ایک پروفیشنل کی طرح حالانکہ اسے اس لڑکی پر. شدید غصہ آرہا تھا۔

"تو آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں کہ میں نے۔۔۔"منال نے اپنی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔"کہ میں نے اپنی دوست کو بے ہوش کیا۔"

"اچھا اس بات پر بعد میں آتے ہیں۔پہلے یہ بائیں شاہینہ اور آپکی دوستی کیسی تھی۔دوستی کے معاملے میں کیسی لڑکی ہے شاہینہ۔"شیر جان نے بات کا رخ ہی بدل دیا۔

آج وہ اس کیس کو حل کرنے کے موڈ میں تھا اس لئے اس نے بات کا رخ بدل دیا۔

www.novelsclubb.com

اکثر کیس ماضی کی تفصیلات سن کر ہی حل ہو جاتے ہیں۔شاید ان سب کے ماضی میں جھانک کر شیر جان کو کوئی سراغ مل جائے۔

"شاہینہ سے میری دوستی کو بہت عرصہ نہیں ہوا۔وہ ایک عام سی لڑکی تھی مگر جب وہ گھر سے بھاگ کر ہاسٹل آ گئی تو مجھے کچھ عجیب لگا۔"منال کچھ سوچتے ہوئے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بولی۔ ”وہ پڑھائی میں تیز تھی۔ اس نے میرے ساتھ ہی کمرہ شیئر کرنے کی بات کی تو میں مان گئی۔“

”اس نے کبھی بتایا کہ اس نے گھر کیوں چھوڑا۔“

”جی اسکے کزن نے اس سے زیادتی کرنے کی کوشش کی تھی۔ اسی وجہ سے اس نے وہ گھر چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔“

”قتل والی رات سے پہلے آپ کی کوئی لڑائی ہوئی تھی شاہینہ سے؟“

”نہیں۔“

”کسی اور کی ہوئی ہو؟“

”مجھے تو ایسا کچھ یاد نہیں۔“

”آپ کو کوئی بوائے فرینڈ ہے؟“

www.novelsclubb.com

”آپ اس طرح کے نجی سوال نہیں کر سکتے مجھ سے۔“

”بی بی ایک قتل ہوا ہے۔ کوئی بھی سوال اب نجی نہیں رہا۔ آپ کی روم میٹ کو آپ کے کمرے میں بے ہوش کیا گیا تھا۔“ شیر جان نے زور سے ہاتھ میز پر مارا۔

منال سہم کر پیچھے کو ہوئی۔ ”کیوں کیا بے ہوش۔۔۔“

شیر جان کی بات ابھی آدھی منہ میں ہی تھی کہ دروازے زور سے کھلا۔

دونوں نے دروازے کی طرف دیکھا۔

دروازے پر فلک کھڑا تھا۔

”شیر جان! کچھ بات کرنی ہے۔“

”تم یہاں کیسے۔۔۔ تم تو چھٹی پر ہونا آجکل۔“ فلک وردی پہن کر آیا تھا۔

شاید وہ بھی صبح سے کیس پر کام کر رہا تھا۔

”آپ یہیں رکیں۔“شیر جان نے منال کو وہیں بیٹھے رہنے کا کہا اور فلک کے ساتھ باہر نکل آیا۔

”جس دن میں آیا تھا اسی دن میں نے اس کیس پر تمہارے ساتھ کام کرنے کی درخواست دے دی تھی۔ کل شام وہ درخواست قبول ہو گئی سو آج صبح سے میں اسی کیس پر کام کر رہا تھا۔ مجھے کچھ انفارمیشن ملی ہے۔“

شیر جان چلتے چلتے رک گیا۔”فلک۔۔۔ تم یہ کیس مجھے ہی ہینڈل کرنے دو۔“

”دیکھو شیر تمہارے علاوہ میں نے صرف شاہینہ سے محبت کی ہے۔ مجھے اسے بچانے دو۔ میں جانتا ہوں وہ بے قصور ہے اور میں اس کیس پر پروفیشنلی کام کروں گا۔“

"اچھا ٹھیک مگر شاہینہ کو investigate میں کروں گا۔" شیر جان اسکے سامنے کھڑا تھا۔ "بتاؤ تمہیں کیا پتا چلا۔"

"میں اس ہوٹل میں گیا تھا اور وہاں کے ایک ویٹر نے بتایا کہ خلید پہلے بھی وہاں جاتا تھا۔ اسی کمرے میں اور ہر بار نت نئی لڑکیوں کو ساتھ لاتا تھا۔ ہوٹل کا مینیجر بھی یہ سب جانتا تھا اور اسکے ساتھ ملوث تھا۔ اب ظاہر ہے کہ وہ لڑکیوں کو وہاں کس لئے لاتا تھا۔ اور شاید خلید ڈرگز وغیرہ میں بھی ملوث تھا۔"

"اور۔۔۔" شیر جان بولا۔

www.novelsclubb.com

"آج صبح میں واپس ہوٹل گیا اور ہوٹل میں کام کرنے والے ہر شخص سے بات کی۔ ہوٹل کا مالک دبئی میں ہوتا ہے۔" فلک ایک پل کو رکا۔ "میں نے ہوٹل کے مالک سے بات کی اور مینیجر کا ایڈریس طلب کیا۔ ہوٹل کے مالک نے اپنے پی اے سے بات کروائی اور اسکا موجودہ ایڈریس مل گیا۔"

”تم وہاں گئے تو نہیں۔۔۔“شیر جان بے تابی سے بولا۔

”نہیں تم میرے ساتھ چلو۔وہ مینیجر یقیناً جانتا ہو گا کہ اس قتل میں کس کا ہاتھ ہے۔“

”ماریہ !شاہینہ اور اس لڑکی منال پر نظر رکھا۔منال کو ابھی یہاں سے جانے مت دینا۔“شیر جان نے ماریہ کو آواز لگا کر ہدایت دی اور فلک کے ساتھ پولیس اسٹیشن سے باہر نکل آیا۔

دونوں میں جوش بھر گیا تھا۔وہ ایک عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

—☆☆☆—

چودھری سلطان نے اپنی گاڑی عاکفس کے پارکنگ لاٹ میں کھڑی کی اور لفٹ پر سوار ہو کر اوپری منزل پر آ گئے۔

انہوں نے منزل کے استقبالیہ سے جہان عاکف کے آفس کا پوچھا اور اس طرف چلے آئے۔

وہ قدم قدم چلتے اپنے بھائی کے آفس کے قریب پہنچ رہے تھے۔

آفس کے دروازے سے کچھ دور زیب کھڑا انہیں آتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

”انہیں کہیں تو دیکھا ہے۔“ زیب بڑبڑایا۔

”لڑکے تم جہان کے پی اے ہو۔جہان ہے یہاں ؟“ چودھری سلطان نے اسے اپنے پاس بلا کر پوچھا تھا۔

”سر آپ کون ہیں۔ کیا آپکی ملاقات طے تھی ان سے۔“

”میں کون ہوں یہ جہان جانتا ہے۔اسے کہو چودھری سلطان آیا ہے ملنے۔“

www.novelsclubb.com

"وہ یہاں نہیں ہیں۔ وہ آئیں گے تو میں انہیں آپ کی آمد کا بتادوں گا۔ آپ اپنا نمبر دے جائیں۔ ملاقات کا وقت فکس کر کے میں آپ کو بتادوں گا۔"

"جب وہ آئے اسے صرف یہ بتا دینا کہ چودھری سلطان آیا تھا۔ نمبر کی کوئی ضرورت ہے اسے۔" وہ اتنا کہہ کر لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔

"ہاں یاد آیا۔۔۔جہان سر کے آفس میں دیکھی ہے انکی تصویر۔۔۔" زیب بڑبڑایا۔

"کافی پرانی تصویر ہے وہ۔"

اتنا کہہ کر وہ اپنے میز کی طرف بڑھ گیا۔ اسے جہان صاحب کو کال کرنی تھی اور بتانا تھا کہ انکا بھائی ملنے آیا تھا۔

—☆☆☆—

"وہ دونوں ابھی یہاں سے نکلے ہیں۔" سیم نے نیو باس کو میسج کیا۔ "کیا مجھے انکا پیچھا کرنا چاہیے؟"

"نہیں تم جہاں ہو وہیں رہو۔ اسکے آگے میں خود دیکھ لوں گا۔" نیو باس کا رسپانس آیا۔

سیم نے سکھ کا سانس لیا۔

باہر کاشف اور آیان ایک ساتھ سیاہ گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے۔

وہ دونوں گاڑی میں سوار ہو کر بلیک میلر سے ملاقات کرنے جا رہے تھے۔

ملاقات کا وقت ہونے والا تھا۔

"ہم اسکے دو بندے پہلے سے غائب کر چکے ہیں۔ اسے شک ہو گیا ہو گا اسی لئے وہ فائنل ڈیل کرنا چاہتا ہے۔" کاشف ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

"اب کوئی ڈیل نہیں ہوگی۔جہاں اسکے ساتھیوں کو پہنچایا ہے اسے بھی اسی جہنم میں بھیجنا ہے۔ایک بار مجھے ڈاٹا مل جائے۔" آیان دانت پیس کر بولا تھا۔"بہت پہلے ہی اسکا کھیل تمام کر دینا چاہیے تھا۔"

"باس یہ کمیل کے ساتھ کیا معاملہ ہے تمہارا۔" کاشف بولا۔

"وہ فیملی کا نجی معاملہ ہے۔تم اس میں دلچسپی نہ لو۔" آیان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔"اور گاڑی تھوڑی تیز چلاؤ۔"

کاشف نے گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔

www.novelsclubb.com

"سی سی ٹی وی کی فوٹیج سنبھال لی تھی یا وہ کام بھی ادھورا کیا۔" آیان کے لہجے میں طنز تھا۔

”باس یہ طعنے کسنے کی ضرورت نہیں۔پاس ورڈ اس لڑکے کے پاس تھا ہی نہیں اور ہاں سی سی ٹی وی کی فوٹیج میں نے ایڈٹ کروادی ہے۔بے فکر رہو۔“

”ٹھیک ہے۔“

دس منٹ بعد وہ ایک مڈل کلاس محلے کے باہر رکے۔

”اسے کال کرو اور پوچھوں کہاں آنا ہے؟“ آیان نے اپنا موبائل کاشف کی طرف بڑھایا۔

کاشف نے موبائل پکڑا اور بلیک میلر کا نمبر ملایا۔

”کہاں آنا ہے؟“

دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کاشف نے کال کاٹ دی۔

”یہاں سے پیدل جانا ہوگا۔“ کاشف نے آیان کا موبائل اسکی طرف بڑھایا۔

"کیوں؟"

"کیونکہ آپکے بلیک میلر نے کہا ہے کہ گاڑی کو یہیں چھوڑ دیں ہم اور اسکی لوکیشن پر پیدل آئیں۔"

آیان اسکی بات سن کر مزید غصے میں آ گیا۔

"چلو نکلو پھر۔" آیان غصے میں تھا۔

وہ دونوں گاڑی ایک طرف لگا کر پیدل گلی میں نکل آئے۔

گلی آگے جا کر کسی بھول بھلیاں کی طرح کئی راستے نکال رہی تھی۔

"غیب گلی۔" کاشف بڑبڑایا۔ "یہیں کہیں رستم گلی بھی ہے۔"

آیان تیز تیز چل رہا تھا۔

کاشف ایک قدم پیچھے گوگل میپ پر لوکیشن دیکھ رہا تھا۔

”یہ گھر ہے۔“کاشف دو قدم آگے بڑھ کر ایک قدیم طرز کے گھر کے سامنے رکا۔

آیان نے سر اٹھا کر دیکھا۔مکان چوڑائی میں کم اور قد میں اونچا تھا۔

لکڑی کی کھڑکیاں اور دروازے تھے، جن کا لوہا زنگ آلود تھا اور لکڑی کو بھی دیمک چاٹ رہی تھی۔

”دروازہ کھلا ہے۔ سیدھا دوسری منزل پر آجاؤ۔“کاشف کو بلیک میلر کا میسج موصول ہوا۔

—☆☆☆—

www.novelsclubb.com

”السلام علیکم۔۔۔ کمیل آپ سن رہے ہیں۔۔۔ کمیل۔۔۔“سلومی کی آواز کانپ رہی تھی۔

”سن رہا ہوں۔ تم نے مجھے کال کیوں کی۔ میں نے کہا تھا نا کام ختم ہوتے ہی لینے آؤں گا۔“ کمیل کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی۔

صلومی رونے لگی۔

”آپ مجھے یہاں چھوڑ گئے۔ نہ میرا میسج دیکھ رہے ہیں نہ کال کی۔ میں یہاں پریشان ہو رہی ہوں اور آپ ہیں کہ کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔“

”اچھا تم پہلے چپ تو کرو نا۔ میری جان جو کر رہا ہوں تمہارے لئے کر رہا ہوں۔ تم ابھی اس گھر میں محفوظ ہو۔ میں جلد ہی واپس آؤں گا۔“ کمیل نے نرمی سے اسے سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

”مجھے نہیں پتا ابھی آئیں لینے مجھے۔“

روبی پاس بیٹھی صلومی کی بات سن کر چپکے سے مسکرا دی۔

”اچھا پاس کون ہے اور یہ نمبر کس کا ہے؟“ کمیل نے پوچھا۔

”روبی کا نمبر ہے، وہی ہے پاس ابھی۔“

”میں تمہارے نمبر پر ویڈیو کال کرتا ہوں تم اوپر میرے کمرے میں جاؤ۔“

کمیل نے اتنا کہہ کر کال کاٹ دی۔

دوسرے ہی پل صلومی کے فون کی گھنٹی بجی۔

”میں آتی ہوں۔“ اتنا کہہ کر وہ باہر نکل آئی۔

”جاؤ لیلہ میں یہیں ہوں۔“ روبی نے شوخی سے آواز لگائی۔

صلومی مسکراتی ہوئی اوپر چلی گئی۔

—☆☆☆—

آیان اور للی کو بیلز ہوٹل میں ملتے ہوئے ایک ماہ ہو گیا تھا۔ للی نے آج آیان کو کچھ اہم بتانے کے لئے بلایا تھا۔

للی کمرے میں بیٹھی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا اور آیان اندر داخل ہوا۔

وہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے، اسے دیکھتا ہوا اسکے پاس بیٹھ گیا۔

"کیسی ہو جانے من۔" آیان اتنا کہہ کر اسکی گردن پر جھکنے ہی والا تھا کہ للی یک دم اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا میری جان۔۔۔ آج موڈ نہیں ہے کیا؟" آیان کا انداز للی کو بے حد گھٹیا محسوس ہوا۔

"میں ماں بننے والی ہوں۔" للی تیزی سے بولی۔

"باپ کون ہے؟"

"کیا مطلب باپ کون ہے۔ تم ہو اسکے باپ۔" للی نے پیٹ کو چھوتے ہوئے کہا۔

"کیا ثبوت ہے کہ یہ میرا ہے۔ مجھے کیا پتا کس کس کے ساتھ تمہارا تعلق ہے۔ نا جانے کس کا بچہ ہو۔" آیان اٹھا اور آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگا۔

للی خاموش سی کھڑی بے یقینی سے آیان کو دیکھ رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ آیان گھٹیا ہے مگر اتنا گھٹیا ہو گا یہ اسے آج پتا چلا تھا۔

"میں تو کہتا ہوں گرا دو اس حرام زاد کو۔" آیان نے شیشے میں للی کے عکس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تمہارا بچہ ہے۔ نہ میں اس کو ختم کروں گی نہ تمہیں مجھے اس کام کے لئے مجبور کرنے دوں گی۔ یہ بچہ بڑا ہو کر خود ہی اپنا حق لے گا تم سے۔" للی کی اگلی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی۔

آیان کسی جانور کی طرح اسکی طرف لپکا تھا۔اس نے للی کی گردن دبوچ لی اور اسے زمین پر گرادیا۔

"چھوڑو مجھے۔"للی اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکا ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی مگر اس وقت آیان کسی جانور کر طرح اپنا پورا دم لگا رہا تھا۔

للی، آیان کے منہ پر تھپڑ مارنے لگی مگر وہ پیچھے نہ ہٹا۔

آیان نے للی کے پیٹ میں زور سے مکا مارا۔

فضا میں للی کی دردناک چیخ بلند ہوئی۔

ایک

دو

تین

www.novelsclubb.com

تیسرا مکا اور فرش خون سے رنگا گیا۔

للی اسی کے ساتھ بے ہوش ہو گئی مگر ابھی وہ زندہ تھی لیکن اسکا بچہ مر چکا تھا۔

آیان اسے وہیں چھوڑ کر باہر نکل گیا۔

للی کو گھنٹے بھر بعد ہوش آیا تو سرخ فرش دیکھ کر اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا۔

پہلے والا احساس ختم ہو چکا تھا۔

وہ چیخیں مار مار کر رونے لگی۔

وہ کئی منٹ یوں ہی روتی رہی اور پھر کچھ سوچ کر کانپتی ہوئی ٹانگوں سے اٹھی اور کھڑکی کی طرف بڑھ گئی۔

اس نے شیشے کی کھڑکی کو کھولا۔

اس نے باہر جھانک کر دیکھا۔

وہ پندرہویں منزل پر تھے۔

ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اسکے چہرے سے ٹکرایا۔بال اڑ کر پیچھے ہوئے۔

اس نے ایک لمحہ کچھ سوچنے میں لگایا اور دوسرے لمحے اس نے باہر چھلانگ لگا دی۔

وہ عین آیان کے سامنے گری تھی۔

اسکی ہڈیاں ٹوٹ چکی تھی۔ہر طرف خون پھیل رہا تھا۔وہ مر چکی تھی۔اسکی سانسیں بند ہو چکی تھیں۔

آیان کے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا اور دوسرے ہی پل وہ اپنی گاڑی کی طرف بھاگا تھا۔

لوگ للی کی لاش کے ارد گرد جمع ہونے لگی۔

ایک ماہ بعد آیان نے اپنی پاور سے یہ کیس بند کروادیا تھا مگر تین ماہ بعد کوئی اسے بلیک میل کرنے لگا۔

وہ بیلز کے اس کمرے میں کئی لڑکیوں کو لاتا تھا اور زنا کرتا تھا۔ وہ سب ویڈیوز اور للی کو مارنے والی ویڈیوز کسی شخص کے پاس تھی۔

آیان، بلیک میلرز کو لگاتار پیسے اور منشیات دے رہا تھا۔ اس نے بلیک میلرز کا ایک بندہ اپنے تہہ خانے میں مروایا تھا۔ آیان کو لگتا تھا کہ کلاؤڈ کا پاس ورڈ اس لڑکے کے پاس ہے مگر اصلی ماسٹر مائنڈ اب تک انکے ہاتھ نہیں لگا تھا۔

بلیک میلر کے دوسرے آدمی کو بھی بہت چالاکی سے آیان نے مروادیا۔

اب جبکہ بلیک میلر نے خود بلا لیا تھا تو آیان اسے ختم کر دینا چاہتا تھا تاکہ یہ قصہ بھی تمام ہو جائے۔

آیان پہلے جب بھی اسے کیش دینے آتا تو بلیک میلر کوئی نیا بندہ بھیج دیتا پیسے وصول کرنے کے لئے۔

—☆☆☆—

وہ دونوں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔ بدبو انکے نتھنوں سے ٹکرائی۔

وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے لگے۔

کاشف نے گن نکال لی تھی جبکہ آیان اسکے آگے آگے بے دھڑک چل رہا تھا۔

”ٹھا۔۔“ فضا میں ہوائی فائرنگ کی آواز گونجی۔

”اپنی بندوق نیچے پھینک دو۔“ایک بھاری آواز انکے کانوں سے ٹکرائی۔”اور ہاتھ اٹھا کر اوپر آجاؤ۔“

آیان نے کاشف کو گن پھینک دینے کا اشارہ کیا۔

کاشف نے گن سیڑھی پر رکھ دی اور ہاتھ اوپر فضا میں کر لئے۔

”بنا کسی ہوشیاری کے اب اوپر آجاؤ۔“وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

دونوں قدم قدم چلتے اوپر جانے لگے۔

—☆☆☆—

”سر آپ کے لئے ایک اہم خبر ہے۔“زیب نے جہان کو آتے دیکھا تو فوراً اسکی طرف لپکا۔

”اتنی اہم کہ تم مجھ سے ٹکرانے والے تھے۔“جہان نے اسے کندھے سے پکڑ کر خود سے دور کیا۔

”چودھری سلطان۔۔۔آپ کے بڑے بھائی آئے تھے۔“

جہان حیران ہوا۔اسے کم از کم اس خبر کی تو امید نہ تھی۔

”کیوں آئے تھے۔کچھ بتایا انہوں نے۔“جہان نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے پوچھا۔

”وہ کہہ رہے تھے جب آپ آئیں تو میں صرف اتنا بتا دوں۔“زیب چہک کر بولا۔
”وہ آپ کے بھائی ہیں۔۔۔“

”تم کیوں خوش ہو رہے ہو۔جاؤ کام کرو اپنا۔“

زیب شرمندہ ہو کر اپنی میز کی طرف بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کسی کے لئے خوش ہونا بھی آج کل گناہ ہو گیا ہے۔" زیب عادتاً بڑبڑایا۔

جہان اسکی بڑبڑاہٹ سن چکا تھا مگر اس نے ہمیشہ کی طرح نظر انداز کر دیا۔

جہان دروازہ کھول کر اپنے آفس میں داخل ہو گیا۔

وقت آ گیا تھا اپنوں کا سامنے کرنے کا۔

—☆☆☆—

وہ دونوں دوسری منزل پر پہنچ چکے تھے۔ سیڑھیوں سے کچھ دور ایک آدمی کھڑا تھا۔

سیاہ شرٹ اور گرے پینٹ پہنے، وہ بندوق ان پر تانے ہوئے تھا۔

اس نے اپنا چہرہ ماسک کے پیچھے چھپا رکھا تھا اور سر پر کیپ پہن رکھی تھی۔

"ہم یہاں بات کرنے آئے ہیں۔" کاشف بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آیان اور کاشف دونوں کے ہاتھ اوپر فضا میں تھے۔

”مگر ہم نہیں۔۔۔“ کمرے سے ایک جانی پہچانی آواز کاشف اور آیان کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

کمرے سے ایک لڑکا باہر نکلا۔

آیان کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔ کاشف بھی پھیکا سا مسکرایا۔

دروازہ کھلا تو کاشف کو کمرے میں ایک آدمی دکھائی دیا جو کہ کرسی پر بندھا ہوا تھا۔

”ڈیئر کزن تم۔۔۔یہاں۔۔۔“ آیان نے ہاتھ نیچے کئے۔

کمرے سے نکلنے والا لڑکا مسکرا دیا۔

کھیل اب ختم ہونے والا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

—☆☆☆—

جاری ہے

(سہ گوش کی آخری قسط ایک ماہ بعد شائع کی جائے گی)

www.novelsclubb.com